پر مقابلہ کیا جاتا ہے۔

اس انتخاب کی روشنی میں سوڈان میں اسلامی اور لا دینی رجحانات کی کشمکش کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ایک اور اہم خبر یہ ہے کہ عبوری دور کی فوجی کونسل نے اس سفارش کو (جو غالباً حکومت کی طرف سے کی گئی ہوگی) نا منظور کر دیا ہے جس کا منشا یہ تھا کہ موجودہ قانون "الامر بالمعروف والنھی عن المنکر" کو بدل کر "اچھائی کو قائم کرنا اور خرابی کو مٹانا" کے الفاظ میں درج کیا جائے۔ دوسری صورت میں یہ فائدہ ہے کہ قرآنی اور دینی اصطلاحات سے قانون آزاد ہو کر ایک عامیانہ سا پیرایہ اختیار کر سکتا ہے اور اس صورت میں اس کی من مانی تعبیریں کی جا سکتی ہیں۔ یہی رجحان تمام مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور سرکاری اداروں میں پایا جاتا ہے مگر آفرین ہے سوڈان کی فوجی کونسل کو جس نے قانون کو شرعی اصطلاحات سے آزاد کر کے عمومی پیرایہ دینے سے انکار کر دیا۔

روسی قیادت کی شراب کے خلاف جنگ

کہتے ہیں مشہور روسی زار ولا دیمیر اول نے جب مسلم علماء سے مطالبہ کیا کہ اگر روسیوں کو شراب کی پابندی سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو وہ اسلام قبول کر لیں گے، علماء کے انکار پر زار نے آرتھوڈکس چرچ سے رجوع کیا۔ پوپ کے نمائندوں نے "فراخدلی" کا ثبوت دیتے ہوئے ام الخبائث کو روسیوں کے لیے مباح کر دیا اور روسیوں نے اسلام کے بجائے عیسائیت اختیار کر لی۔ یہ واقعہ دسویں صدی عیسوی کا ہے۔

بیسویں صدی تک پہنچتے پہنچتے شراب خانہ خراب نے روسی قوم سے کیا کیا کچھ چھین لیا ہے۔ اخلاق انسانیت، انصاف اور مذہبی غیرت، سب کچھ۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ روسی صنعتوں کا پیداوار اور معیار دن بدن گر رہا ہے۔ اخلاقی جرائم کی شرح روز افزوں ہے، آگ لگنے کے چالیس فیصد واقعات شرابی روسیوں کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ پچاس فیصد طلاقیں زیادہ شراب پینے کے نتیجے میں دی جاتی ہیں۔ اور ٹریفک کے اکثر حادثات شرابی ڈرائیوروں کے باعث ہوتے ہیں۔

نوبت بہ ایں جا رسید کہ روس کے قائد گورباچوف نے اس صورتِ حال کو تباہ کن قرار دیا اور قوم کو شراب کے مہلک اثرات سے بچانے کے لیے متعدد اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اقدامات میں شراب پینے کی کم از کم عمر کی حد ۱۸ سے بڑھا کر ۲۱ برس کر دی گئی ہے۔ شراب پینے اور پلانے